بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴۰

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵ | ۱۴ ہجرت ۱۳۴۵ ہش ۲۲ محرم ۱۳۸۶ھ ۱۴ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۰۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۳ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔

اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

— ابی جان (آئیوری کوسٹ) بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید مغربی افریقہ کے احمدیہ مشنوں کے دورہ کے سلسلہ میں گھانا سے بخیریت آئیوری کوسٹ پہنچ گئے ہیں۔ گھانا میں آپ کو ( ) کا شدید حملہ ہوا تھا اب آپ کی طبیعت پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور دورہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب جو لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ کی جنرل سیکرٹری ہیں اور نہایت اخلاص اور دلچسپی کے ساتھ عرصہ چھ سال سے لجنہ کے تمام امور میں حصہ لیتی رہی ہیں بیمار ہیں۔ عنقریب آپکا اپریشن ہونے والا ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور بھائی بہنوں کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

سیکرٹری مال و اصلاح و ارشاد لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ

کلثوم بیگم صاحبہ ہمشیرہ محترم ملک صفدر علی خان صاحب سیکرٹری جنرل پاکستان ریڈکراس ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف کے باعث بہت بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

— محترم عبدالرشید صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ اطلاع فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۴ مئی کو ان کی والدہ صاحبہ کا میو ہسپتال لاہور میں پتہ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

— مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے تی آئی کالج کی طبیعت شدید اعصابی ضعف اور معدہ اور جگر کی خرابی کے باعث ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عبودیت اور ربوبیت کے رشتہ میں ابدی بقا کیلئے ایک حظ ہے

یہ حظ دنیا و مافیہا کے تمام حظوظ سے بڑھ کر ترجیح رکھتا ہے

”حقیقی ابدی اور لذتِ مجسم جو جوڑ ہے وہ انسان اور خدا تعالیٰ کا ہے۔ مجھے سخت اضطراب ہوتا اور کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے کہ ایک دن اگر کسی کو روٹی یا کھانے کا مزا نہ آئے تو طبیب کے پاس جاتا اور کیسی کیسی منتیں اور خوشامدیں کرتا ہے، روپیہ خرچ کرتا، دکھ اٹھاتا ہے کہ وہ مزا حاصل ہو...... مگر آہ! وہ مریض دل وہ نامراد کیوں کوشش نہیں کرتا جس کو عبادت میں لذت نہیں آتی؟ اس کی جان کیوں غم سے نڈھال نہیں ہو جاتی۔ دنیا اور اس کی خوشیوں کے لئے کیا کچھ کرتا ہے مگر ابدی اور حقیقی راحتوں کی وہ پیاس اور تڑپ نہیں پاتا۔ کس قدر بے نصیب ہے کیسا ہی محروم ہے! عارضی اور فانی لذتوں کے علاج تلاش کرتا ہے اور پا لیتا ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مستقل اور ابدی لذت کے علاج نہ ہوں؟ ہیں اور ضرور ہیں مگر تلاشِ حق میں مستقل اور پویہ قدم درکار ہیں۔

قرآن کریم میں ایک موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے صالحین کی مثال عورتوں سے دی ہے۔ اس میں بھی سِرّ اور بھید ہے ایمان لانے والوں کو مریم اور آسیہ سے مثال دی ہے یعنی خدا تعالیٰ مشرکین میں سے مومنوں کو پیدا کرتا ہے۔

بہرحال عورتوں سے مثال دینے میں دراصل ایک لطیف راز کا اظہار ہے۔ یعنی جس طرح عورت اور مرد کا باہم تعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح پر عبودیت اور ربوبیت کا رشتہ ہے۔ اگر عورت اور مرد کی باہم موافقت ہو اور ایک دوسرے پر فریفتہ ہو تو وہ جوڑا ایک مبارک اور مفید ہوتا ہے ورنہ نظام خانگی بگڑ جاتا ہے اور مقصود بالذات حاصل نہیں ہوتا ہے...... اسی طرح پر انسان روحانی جوڑے سے الگ ہو کر مجذوم اور مخذول ہو جاتا ہے۔ دنیاوی جوڑے سے زیادہ رنج و مصائب کا نشانہ بنتا ہے جیسا کہ عورت اور مرد کے جوڑے سے ایک قسم کی بقا کے لئے حظ ہے۔ اسی طرح پر عبودیت اور ربوبیت کے جوڑے میں ایک ابدی بقا کے لئے حظ موجود ہے۔ صوفی کہتے ہیں جس کو یہ حظ نصیب ہو جاوے وہ دنیا و مافیہا کے تمام حظوظ سے بڑھ کر ترجیح رکھتا ہے۔ اگر ساری عمر میں ایک بار بھی اس کو معلوم ہو جاوے تو اس میں ہی فنا ہو جاوے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اور ان کی نمازیں صرف ٹکریں ہیں اور اوپرے دل کے ساتھ ایک قسم کی قبض اور تنگی سے صرف نشست و برخاست کے طور پر ہوتی ہیں۔ مجھے اور بھی افسوس ہوتا ہے۔ جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ صرف اس لئے نمازیں پڑھتے ہیں کہ وہ دنیا میں معتبر اور قابل عزت سمجھے جاویں اور پھر اس نماز سے یہ بات ان کو حاصل ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ نمازی اور پرہیزگار کہلاتے ہیں۔ پھر انکو کیوں یہ کھا جانے والا غم نہیں لگتا کہ جب جھوٹ موٹ اور طفیلی کی نماز سے انکو یہ مرتبہ حاصل ہو سکتا ہے تو کیوں ایک سچے عابد بننے سے انکو عزت نہ ملے گی اور کیسی عزت ملے گی۔“

(ملفوظات جلد اول ص ۲۶۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۶۵ء

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے امکانات

آج مسلمان اقوام ایک عجیب بحران میں مبتلا ہیں۔ مغربی تہذیب نے ان کے پاؤں اکھاڑ دئے ہیں۔ چنانچہ ایک امریکن عورت جو نو مسلمان ہو چکی ہے۔ مندرجہ بالا عنوان کے تحت رقمطراز ہے:۔

"ہمارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ وہ ادیب ہیں جو ماضی کو زیادہ شاندار ثابت کر کے آج کے مسائل کے عملی اور حقیقت پسندانہ حل سے جان بچاتے ہیں اور اس چیز کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ایک ہزار سال قبل کے مسلمانوں کی بے انداز تعریف اس بات کی ضمانت نہیں دے سکتی کہ ہمارا اسلامی معاشرہ مستقبل میں ترقی کر سکے گا۔ یہ ادیب حضور اور ان کے ساتھیوں کے قصیدے لکھتے ہیں۔ اسلام کے اعلیٰ روحانی اصولوں کی برتری کا ذکر کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی "مادہ پرست مغرب" پر سخت ترین تنقید کرتے نہیں تھکتے۔ جیسے صرف ان کی دریا کی طرح رواں لفاظیت ان کی مزید کوششوں کے بغیر ایک شاندار اسلامی یوٹوپیا کے لئے نتیجہ خیز ہو گی۔

ایک مسلمان مصنف اس صورتِ حال کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"دنیائے مسلمان اپنی تاریخ کے ایک بحرانی دور سے گزر رہے ہیں۔ مغربی تہذیب نے جو "ماڈرن ازم" کہلاتی ہے سائنسی ترقی کے بل بوتے پر دوسری تمام تہذیبوں پر غلبہ پا لیا ہے۔ عیسائیت بڑی بے جگری سے اس کے خلاف لڑی لیکن وہ اس کے مقابلے پر زیادہ دیر نہ ٹھہر سکی اور اس کے باندھے ہوئے بندوں میں شگاف پڑ گئے۔ دوسرے مذاہب کو بھی عیسائیت کی طرح اسی انجام سے دوچار ہونا پڑا۔ مختلف ملکوں میں رسوم و روایات باقی ہیں لیکن اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ان پر ماڈرن ازم کا اتنا گہرا اثر اور چھاپ لگی کہ وہ بالکل تبدیل ہو گئے یا اپنی اصل شکل و صورت کھو بیٹھے۔ اگرچہ آج کے مسلمان "ماڈرن ازم" (تجدد) کی طاقت ور رو سے بچنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ شکست کھا رہے ہیں حتیٰ کہ بہت سے مسلمانوں نے مغربی تہذیب کو خوش آمدید کہا اور آہستہ آہستہ اسی عالمگیر تہذیب میں ضم ہو رہے ہیں"۔

("ماڈرن ازم کا جادو" بشیر الدین ہفت روزہ "ریڈیئنس" دہلی ۱۳ ستمبر ۱۹۶۴ء)

(ایشیا ۵/۶۵ ۱۰ صـ۱)

اس کے بعد محترمہ لکھتی ہیں:۔

"آج بظاہر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے امکانات کتنے ہی موہوم معلوم کیوں نہ ہوں پھر بھی میری پختہ رائے ہے کہ ابھی تک کامیابی کی امید باقی ہے بشرطیکہ ہم وقت پر مناسب اقدام کر سکیں۔ اس رجائیت کی بنیاد مندرجہ ذیل حقائق پر مبنی ہے۔

(۱) اسلام کے بنیادی ماخذ۔ قرآن اور سنت بلا ترمیم محفوظ ہیں کوئی دوسرا مذہب یہ دعوٰے نہیں کر سکتا۔

(۲) اسلامی تعلیمات ہمہ گیر ہیں اسلام اصولوں سے انحراف یا کسی متصادم ثقافت سے مداہنت کو برداشت نہیں کرتا۔ اسلام خود ہی پوری زندگی کی رہنمائی کرتا ہے نہ صرف اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ ہم کیا کریں بلکہ کیسے کریں جبکہ دوسرے تمام مذاہب کی تعلیمات محدود دائرے کی پابند اور جزوی ہیں۔

(۳) اسلام کو خالص صورت میں باقی رکھنے اور اس کی اشاعت کے عزم کو "مجاہدین" کے ایک طویل سلسلے نے اسلامی تاریخ کے ہر دور میں بیک وقت ہر مسلم ملک میں عملی جامہ پہنایا۔ اگرچہ ہمارے تجدد پسندوں نے مغربی دانشوروں اور سیاست دانوں کی مدد سے اسلام کی خود ساختہ توجیح کو پورے معاشرے پر مسلط کرنا چاہا لیکن یہ خوشی کا مقام ہے کہ ان کو ان لوگوں کی طرف سے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا جنہوں نے ان متجددین کی شکری مکاری سے دھوکہ نہ کھایا اور اسلام کو کامل اور ہر آلائش سے پاک رکھنے کے عزم کا پرچم بلند کئے رکھا۔

(۴) مراکش سے انڈونیشیا تک غیر معمولی اکثریت اسلام کی حکمرانی چاہتی ہے اور اگر ایک بار جاندار قیادت میسر آ گئی تو عوام بڑے پُرجوش انداز میں اس قیادت کی رہنمائی میں سرگرم عمل ہوں گے"۔

(ایضاً)

امید کی کرن کی ضمنی سرخی کے تحت تعلیم یافتہ اور عوام کے دو طبقوں کا ذکر کر کے لکھتی ہیں:۔

"اگر مسئلہ صرف ان دو طبقات کا ہوتا تو ہمارے موقف کی کامیابی کا امکان نہ ہوتا لیکن خدا کا شکر ہے کہ آہستہ آہستہ ایک نیا طبقہ اُبھر رہا ہے جو اگرچہ اب اعداد و شمار کے لحاظ سے بہت چھوٹا ہے لیکن مسلمانوں کے مستقبل میں فیصلہ کن کردار ادا کرے گا۔ یہ طبقہ ان عورتوں اور مردوں پر مشتمل ہے۔ جو اگرچہ مغربی ثقافت کی زد میں تھے اور انہوں نے جدید تعلیم حاصل کی حتیٰ کہ یورپ اور امریکہ کی درسگاہوں میں زیر تعلیم رہے لیکن خدا کے فضل و کرم سے ان میں اسلام پر ایمان اور محبت باقی رہی۔ اور انہوں نے اپنی عملی زندگی میں مستعدی خوش دلی، پرجوش عزم اور قربانیوں سے اسلام کے نفاذ کے لئے جدوجہد کی مثالیں قائم کیں۔ ان لوگوں میں مصر کے بدنام آمر مطلق محمد علی کے سب سے چھوٹے بیٹے شہزادہ سعید حلیم پاشا (۱۹۲۱-۱۸۶۵) جیسے افراد شامل ہیں اگرچہ محمد علی نام کا مسلمان تھا اور اس کے بیٹے حلیم پاشا نے کلیتہً مغربی تعلیم حاصل کی تھی لیکن مصطفےٰ کمال کے عروج سے پہلے بطور وزیر اعظم کے وہ اسلام کے نشاۃ ثانیہ کے نمایاں رہنماؤں میں شمار کئے گئے۔ اسی طبقے میں ایک اور شخصیت مصر کے شیخ حسن البناء (۱۹۴۹-۱۹۰۶) کی ہے۔ تقسیم ہند سے پیشتر اس طبقے کے بہترین نمائندے مولانا محمد علی جوہر (۱۹۳۱-۱۸۷۹) اور فلسفی شاعر علامہ اقبال ہیں —— یورپ کے ذہین نو مسلم جیسے علامہ اسد (لیوپولڈ ویس) بھی شامل ہیں۔ چونکہ یہ لوگ "ماڈرن ازم" کے شکار متجددین کی اسلام میں مداخلت کا مقابلہ کرنے کے لئے موثر فکری ہتھیاروں سے لیس ہیں اس لئے صرف یہی طبقہ اسلامی دنیا کی قیادت کا حقدار ہے"۔ (ایضاً)

اس کے بعد آپ لکھتی ہیں:۔

"آج مسلمان جس بحران سے گزر رہے ہیں وہ نیا نہیں ہے۔ صدیوں سے پیشتر ہم اسی مسئلہ سے دوچار ہوئے جب یونانی لادینیت کو قبولیت حاصل ہوئی جس کی تبلیغ معتزلہ اور کئی فلسفیوں مثلاً الکندی، فارابی، ابن سینا اور ابن رشد نے کی یہ سب آج کے متجددین کی مانند "اسلام" کی ایک نئی قسم رائج کرنا چاہتے تھے لیکن خدا کے فضل و کرم سے الغزالی نے اپنی کتاب "فلسفیوں کی ژولیدہ فکری" میں ان لوگوں کے دلائل کے بخیئے ادھیڑ دیئے اور اتنے مؤثر طریقے سے انکی مغالطہ آمیز منطق اور شکری بددیانتی کو عریاں کیا کہ معتزلہ تحریک اپنے آغاز ہی میں موت کا شکار ہو گئی۔ ابن تیمیہ نے "عقلیت پرستوں" کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی اور اس کے بعد یونانی فلسفہ اپنا تمام اثر و رسوخ کھو بیٹھا اور پھر کبھی اسے مسلمانوں میں احترام کی نگاہ سے نہ دیکھا گیا۔

دنیائے اسلام کو آج ایک نئے غزالی اور ابن تیمیہؒ کی ضرورت ہے ان عظیم المرتبت شخصیتوں کے جانشینوں کا کام اتنا پیچیدہ نہیں ہے جتنا پہلی بار نظر ڈالنے سے محسوس ہوتا ہے کیونکہ قدیم یونانی لادینیت آج کی مادیت پرستی سے مختلف نہیں مؤخر الذکر اول الذکر ہی کی ترقی یافتہ ضرورت ہے"۔ (ایضاً)

یہاں ایک غزالی اور ایک ابن تیمیہ کی خواہش کی جا رہی ہے۔ خواہش بالکل جائز ہے مگر محترمہ اس بات سے شاید بے خبر ہیں کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا دین ہے اور اس نے قرآن کریم میں وعدہ کیا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون امام غزالی اور امام ابن تیمیہ اسی وعدہ کے مطابق ظہور پذیر ہوئے اور اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کو کفر کے نرغہ سے بچا لیا۔ کیا محترمہ ایمان رکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس زمانہ کے کفر سے بھی اسلام کو محفوظ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا اور اپنے دین اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیب سے ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا تاکہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے .... اگر اللہ تعالیٰ کا جوش غیرت میں نہ ہوتا اور انا لہ لحافظون اس کا وعدہ صادق نہ ہوتا تو یقیناً سمجھ لو کہ اسلام آج دنیا سے اُٹھ جاتا اور اس کا نام و نشان تک مٹ جاتا مگر نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا خدا تعالےٰ کا پوشیدہ ہاتھ اس کی حفاظت کر رہا ہے"!

(ملفوظات جلد اول صـ۳۷۳)

دو سوال اور ان کے جواب

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ایک دوست نے لکھا ہے کہ بعض علماء جو علوم جدیدہ سے بھی مس رکھتے ہیں۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ آیہ شریفہ لاتبدیل لخلق اللّٰہ کا مفہوم یہ ہے کہ خدا کی ذی روح مخلوق کسی وقت بھی اپنی نوع کو نہیں چھوڑتی۔ یعنی اس میں ایسی تبدیلی نہیں آتی کہ بندر سے انسان یا انسان کسی دوسرے حیوانات مثلاً بھیڑ بکری وغیرہ کی شکل میں تبدیل ہو جائے۔ اور مگر مادی غیر ذی روح اشیاء بھی اپنی نوع کو نہیں چھوڑتیں۔ مثلاً اپنی نوع تبدیل کر کے تانبا نہیں بن سکتا۔ اس آیہ شریفہ کا مفہوم سائنس کی روشنی میں بیان فرمائیں۔

آیہ زیر بحث کا مفہوم بیان کرنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عناصر کے بارے میں بعض امور بیان کئے جائیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کائنات میں جس قدر اشیاء پائی جاتی ہیں خواہ وہ زمین میں ہوں یا آسمان میں سب کی سب ۹۲ مختلف عناصر سے ملکر بنی ہیں۔ ۹۲ عناصر گویا تعمیر کائنات کے لئے بنیادی اینٹیں ہیں۔ جن کے باہمی اختلاط اور امتزاج سے مختلف چیزیں معرض وجود میں آئی ہیں۔ ہوا، پانی، شجر، حجر سب ہی انہیں عناصر سے ملکر بنے ہیں۔ ان کو ہم قدرتی عناصر کہتے ہیں۔

دوسری بات جس کا ذکر کرنا اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ ہے کہ ہر عنصر کا ایٹم دوسرے عنصر کے ایٹم سے مختلف ہے۔ چاندی کا ایٹم سونے کے ایٹم سے ہر اعتبار سے جدا ہے۔ ان کا وزن الگ الگ ہے۔ اور وہ اپنے طبعی اور کیمیائی خواص میں بالکل ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ انیسویں صدی کے آخر تک یہ سمجھا جاتا رہا کہ ایٹم کے عناصر پائیدار، ناقابل تقسیم اور ناقابل فنا ہوتے ہیں۔ جب لکڑی جل کر راکھ ہو جاتی ہے۔ تو بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مادہ فنا ہو گیا لیکن درحقیقت وہ فنا نہیں ہوتا۔ لکڑی میں جو ہائیڈروجن، نائٹروجن اور کاربن وغیرہ کے ایٹم موجود ہوتے ہیں۔ وہ آکسیجن کے ایٹموں سے ملکر نئے مرکبات کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ سنہ ۱۸۹۶ء میں یہ انکشاف ہوا کہ سب ایٹم پائیدار نہیں ہوتے۔ بعض ایٹموں میں سے خود بخود شعاعیں نکلتی رہتی ہیں۔ اور ان میں تغیر واقع ہوتا رہتا ہے۔ اس کی ایک عمدہ مثال ریڈیم ہے۔ جن گھڑیوں پر ریڈیم لگا ہوا ہوتا ہے وہ رات کو چمکتی ہیں۔ غور سے دیکھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ستارے ٹمٹما رہے ہیں۔ اس ٹمٹماہٹ اور چمک کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ریڈیم کے ایٹم مسلسل پھٹتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے مادہ اور توانائی خارج ہوتی رہتی ہے۔ جو ایٹم اس طرح پھٹتے رہتے ہیں۔ اور ان سے شعاعیں نکلتی ہیں انہیں تابکار کہتے ہیں۔ یہ تابکاری ان ایٹموں میں پائی جاتی ہے۔ جو نسبتاً بھاری ہوتے ہیں جیسے ریڈیم، تھوریم، اور یورینیم وغیرہ۔ تابکار ایٹموں کا انشقاق ایک قدرتی تغیر ہے۔ جو خارجی حالات سے متاثر نہیں ہوتا۔ اور مسلسل جاری رہتا ہے۔

جب تابکار عناصر کے کسی ایٹم سے مادہ اور توانائی خارج ہوتی ہے۔ تو اس کے الیکٹران، پروٹان یا نیوٹرانوں میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اور وہ دوسرے عناصر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ یہ نیا ایٹم جو سابقہ ایٹم کے انشقاق سے معرض وجود میں آتا ہے۔ خود بھی تابکار ہوتا ہے اور اس میں سے بھی مادہ وغیرہ خارج ہونے لگتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بدل کر ایک تیسرے عنصر کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور یہ سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک ایسا ایٹم نمودار ہوتا ہے۔ جو تابکار نہیں ہوتا۔ یورینیم ایٹم اس قسم کے تغیرات کے باعث بدلتے بدلتے بالآخر سکہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جو تابکار نہیں ہے۔ یہ تغیرات تمام تابکار عناصر میں ایک ہی رفتار سے نہیں ہوتے۔ بعض ایٹموں میں تبدیلی بہت آہستہ ہوتی ہے۔ اور بعض میں بہت تیز۔ اگر ہم یورینیم کا ایک ٹکڑا لے لیں۔ جو وزن میں ایک تولہ ہو تو ۴ ارب سال کے بعد وہ وزن میں نصف رہ جائیگا۔ ریڈیم کی ڈلی ۱۵۹۰ سال میں نصف رہ جائے گی۔ بعض ایٹم ایسے ہیں جو چند دن چند گھنٹے، چند منٹ، یا چند سیکنڈ میں بدل کر نصف رہ جاتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں۔ جن میں اس قسم کا تغیر سکنڈ کے دسویں یا ہزارویں حصہ میں واقع ہو جاتا ہے۔

غرض خدا تعالےٰ کی صنعت بھی عجیب و غریب ہے۔ کچھ عناصر بالکل پائیدار ہیں۔ اور کچھ اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں بدل رہے ہوتے ہیں۔ اور کسی کے روکے رک نہیں سکتے۔ کسی زمانہ میں کیمیاگر یہ کوششیں کرتے رہے ہیں کہ ادنےٰ دھاتوں کو اعلیٰ میں تبدیل کر ڈالیں۔ اب بھی بعض لوگ سادہ لوحوں کو دھوکہ دینے کے لئے سونا بنانے کا دعوےٰ کرتے رہتے ہیں۔ یہ سب دھوکہ باز ہوتے ہیں۔ نہ پہلے کسی کیمیاگر نے سونا بنایا۔ نہ آج کے موجد ایسا کر سکتے ہیں۔ عناصر کی تبدیلی یقیناً ممکن ہے مگر اتنی آسان بھی نہیں کہ ہر شخص گھر بیٹھے کر لے۔

تابکاری کے نتیجہ میں جو تبدیلیاں ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ وہ قدرتی ہیں لیکن بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ اب تو سائنسدانوں نے مصنوعی طریقے پر ایسے عناصر بنا ڈالے ہیں جن کا قدرت میں کوئی وجود نہیں۔ یا کم از کم انسان کو ابھی تک ان کا کہیں پتہ نہیں لگا۔ ان مصنوعی اور ترکیبی ایٹموں کی وجہ سے اب عناصر کی تعداد ۱۰۳ تک پہنچ گئی ہے۔ اور ان میں سے ۹۲ قدرتی ہیں۔ اور باقی سب سائنسدانوں کی کاریگری کا نتیجہ ہیں۔

عناصر کی مندرجہ بالا تفصیل میں سوال کے ایک حصہ کا جواب آ جاتا ہے۔ اگر مذکورہ بالا آیت کا یہ مفہوم ہوتا کہ مادی اشیاء کی نوع میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ تو خدا تعالےٰ کا اپنا فعل اس قول کے مخالف نہ ہوتا۔ تابکاری کے نتیجہ میں جو تغیرات رونما ہو رہے ہیں۔ وہ بتلاتے ہیں کہ آیت کریمہ کا یہ مفہوم نہیں کہ مادی اشیاء اپنی نوع نہیں بدلتیں۔

جہاں تک ذی روح مخلوق کا تعلق ہے۔ اس میں بھی نوعی تبدیلیاں ہو رہی ہیں مثال کے طور پر گدھے اور گھوڑی کے ملانے سے خچر پیدا ہوتا ہے۔ جو گھوڑے اور گدھے سے مختلف ہے۔ پودوں میں بھی نوعی تبدیلی ہوتی ہے۔ ایک ماہر نباتات نے سوچا کہ مولی ایک پودا ہے۔ جس کی جڑ کھانے کے کام آتی ہے۔ اور گوبھی کا اوپر کا حصہ کھایا جاتا ہے۔ اس نے سوچا کہ ان دونوں کو اگر ملا دیا جائے تو شاید ایسا پودا بن جائے۔ جس کی جڑ بھی کھانے کے کام آئے۔ اور اوپر کا حصہ بھی۔ تجربہ کے بعد معاملہ برعکس ہو گیا۔ نئے پودے کی جڑ گوبھی کی ہو گئی۔ اور اوپر کے حصہ میں مولی کے خواص پیدا ہو گئے۔ جس طرح مولی میں مونگرے لگتے ہیں۔ اس نئے پودے میں بھی مونگرے لگے۔ جو بہت بڑے تھے۔ بازار میں جو لمبے لمبے مونگرے بکتے ہیں۔ وہ اسی تجربہ کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ نئی پھلدار اور پھولدار پودوں میں تبدیلیاں کی جا چکی ہیں۔ مالٹا اور کنو اسی قسم کے تجربہ کا نتیجہ ہیں۔ آموں اور دوسرے پھلوں میں قلمیں لگا کر خواص میں بلکہ نوع میں تبدیلیاں ہر جگہ ہو رہی ہیں۔ یہ سب مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ جانداروں میں بھی نوعی تبدیلیاں مناسب رنگ میں پیدا کی جا سکتی ہیں۔

آیت لاتبدیل لخلق اللّٰہ کا صحیح مفہوم متعین کرنے کے لئے ہمیں لفظ خلق پر غور کرنا ہوگا۔ اقرب الموارد جو عربی لغت کی کتاب ہے اس میں خلق الشیئ کے معنی یہ لکھے ہیں۔

(۱) اوجدہ وابدعہ علیٰ غیر مثال سبق۔

کسی چیز کو ایجاد کیا اور ایسے رنگ میں پیدا کیا۔ کہ اس کی پہلے کوئی مثال موجود نہ تھی۔

(۲) ملسہ ولینہ۔ اس کو ہموار کیا اور نرم کیا۔ خلق الکلام کے معنی ہیں صنعہ کلام یا تقریر کو تیار کیا۔ خلق العود۔ سواہ لکڑی کو ٹھیک ٹھاک کیا۔

فرائد الدریہ جو عربی انگریزی لغت کی کتاب ہے اس میں خلق الشی کے معنی یہ لکھے ہیں۔

(1) To Create

(2) To form out of nothing.

(3) to take measure of

یعنی نیست سے ہست کرنا یا اندازہ کرنا یا پیمائش مقرر کرنا۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد ۲ صفحہ ۸۹۱ پر لکھا ہے۔

Khalq is the term applied in the Koran to God's creative activity which includes not only the original creation ex nihilo but also the making of the world and of man and all that is happens

گویا خلق کے مفہوم میں عدم سے وجود میں لانا، ٹھیک ٹھاک اور استوار کرنا

کرنا، اجزاء کو جوڑ کر نئی صنعت بنانا اور اندازہ و پیمائش مقرر کرنا سب ہی شامل ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت ہو تو اس کے اصل معنی عدم سے وجود میں لانا ہوتے ہیں۔ گویا صرف وہی ایک ذات ہے جو خالق حقیقی ہے باقی سب اس کے ظل ہیں ٹھیک ٹھاک کرنے، نئی شکل و ہیئت دینے اور اجزاء کو ملا کر نئی صنعت پیش کرنے کے لحاظ سے انسان بھی ایک رنگ میں خالق بن جاتا ہے۔ ایک بڑھئی لکڑی کو میز یا کرسی کی شکل دے دیتا ہے تو وہ اس کا خالق بن جاتا ہے انہیں عارضی اور ظلی خالقوں کے پیش نظر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فتبارك الله احسن الخالقين

خدا تعالیٰ سب خالقوں سے بہتر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آریہ سماج کے اس عقیدہ کا بطلان ثابت کرتے ہوئے کہ روح اور مادہ خدا کی طرح انادی اور ہمیشہ سے ہیں اور خدا کا خالق ہونا ان معنوں میں ہے کہ وہ روح اور مادہ میں جوڑ قائم کر دیتا ہے اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۵۳-۱۵۴ پر فرماتے ہیں:۔

"اب ہمارا مطلب یہ ہے کہ اگر ہندوؤں کے پرمیشر میں بھی صرف اتنی ہی خوبی ہے کہ مادی اور غیر مادی اشیاء کے خواص جو اسے معلوم ہیں انہیں بہ دست اندازی کر کے اور بعض اشیاء کو بعض سے جوڑ کر صنعتیں نکالتا ہے تو یہ کچھ بڑی بات نہیں اور اس صورت میں تو ہمیں اس کی خدائی کی حقیقت معلوم ہو گئی اور ظاہر ہو گیا کہ اس میں اور انسان میں صرف علم کی کمی بیشی کا کچھ فرق ہے۔۔۔۔ اگر ہندوؤں کے پرمیشر میں ایجادی قدرت نہیں تو اگر اس شہد کی مکھی کی طرح صرف جوڑنا جاڑنا اس کا بے نظیر بھی ہوا تو بھلا یہ کیا کمال ہوا۔۔۔۔ ایجادی قدرت جو کسی شئی اور اس کے خاصہ کو عدم سے پیدا کرنے کو کہتے ہیں وہ اسی قدر فعل سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی بلکہ وہ تب ہی ثابت ہوتی ہے کہ جب ساتھ اس کے یہ بھی تسلیم کیا جائے کہ خدا تعالیٰ صرف اشیاء کا جوڑنے جاڑنے والا نہیں بلکہ وہ ان تمام اشیاء اور ان کے جمیع خواص کو پیدا کرنے والا بھی ہے۔۔۔۔۔" الخ

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی خلق عدم سے وجود میں لانے کو ہی کہتے ہیں۔

اب میں آیۃ لا تبدیل لخلق اللہ کو لیتا ہوں۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طور سے اشیاء کو وجود بخشتا ہے اور نیست سے ہست کرتا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ کہ کسی شئی کو معرض وجود میں لانے کے لئے جو اندازے، قوانین اور پیمانے اس نے مقرر کئے ہیں ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً سونے کے ایٹم میں جو تعداد پروٹانوں، نیوٹرانوں اور الیکٹرانوں کی موجود ہے وہ سونے سے مخصوص ہے۔ جب یہ اجزاء اسی مقررہ مقدار میں باہم جمع ہوں گے ان کا مجموعہ سونے کے خواص ظاہر کرے گا۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اس مقررہ مقدار میں باہم متصل ہوں اور اس مجموعہ میں سونے کے خواص ظاہر نہ ہوں۔ خواص الاشیاء خدا تعالیٰ کی خلق ہے اور بغیر حالات کی تبدیلی کے اس میں تغیر ممکن نہیں۔ آگ میں جلانے کی جو خاصیت رکھی گئی ہے یا پانی میں آگ بجھانے کی جو صلاحیت موجود ہے وہ عام حالات میں ضرور ظاہر ہو گی۔ البتہ حالات کے بدلنے سے مقررہ قوانین کے ماتحت خواص الاشیاء میں بھی تبدیلی واقع ہو سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب برکات الدعا میں فرماتے ہیں:۔

"ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی مخفی حکمتوں کے تصرف سے عناصر وغیرہ کو صدہا طور کے استحالات میں ڈالتا رہتا ہے۔ ایک زمین کو ہی دیکھو کہ وہ انواع و اقسام کے استحالات سے کیا کچھ بنتی رہتی ہے اسی سے سم الفار نکل آتا ہے اور اسی سے فاذ زہر اور اسی سے سونا اور اسی سے چاندی اور اسی سے طرح طرح کے جواہرات۔۔۔۔۔ بجز ان روحوں کے جو اپنی سعادت اور شقاوت میں خالدین فیہا ابداً کی مصداق ٹھہرائی گئی ہیں اور وعدۂ الٰہی نے ہمیشہ کے لئے ایک غیر متبدل خلقت ان کے لئے مقرر کر دی ہے باقی کوئی چیز مخلوقات میں سے استحالات سے بچی ہوئی نہیں ہوتی بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو ہر وقت ہر ایک جسم میں استحالہ اپنا کام کر رہا ہے یہاں تک کہ علم طبعی کی تحقیقاتوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تین برس تک انسان کا جسم بدل جاتا ہے اور پہلا جسم ذرات ہو کر اڑ جاتا ہے۔ مثلاً اگر پانی ہے یا آگ ہے تو وہ بھی استحالہ سے خالی نہیں اور دو طور کے استحالے ان پر حکومت کر رہے ہیں۔ ایک یہ کہ بعض اجزاء نکل جاتے ہیں (جیسا کہ ریڈیم اور یورینیم جیسے تابکار عناصر میں ہو رہا ہے۔ ناقل) اور بعض اجزاء جدیدہ آ ملتے ہیں (جیسا کہ مصنوعی عناصر کی تیاری میں سائنسدان کر رہے ہیں۔ ناقل) دوسرے یہ کہ جو اجزاء نکل جاتے ہیں وہ اپنی استعداد کے موافق دوسرا جنم لے لیتے ہیں (یعنی نوع تبدیل کر لیتے ہیں۔ ناقل)۔۔۔ الخ"

(برکات الدعا صفحہ ۲۰-۲۱)

مندرجہ بالا عبارت سے دو چیزیں بالکل عیاں ہیں۔ اوّل یہ کہ عناصر استحالہ سے مستثنیٰ نہیں۔ دوم یہ کہ استعدادوں کے موافق یعنی حالات کی مناسبت سے اس تبدیلی سے اشیاء دوسرا جنم لے لیتی ہیں۔ یہی نوع کی تبدیلی ہے۔

سائل کا دوسرا سوال یہ ہے کہ "اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ایک دھات کو دوسری دھات میں تبدیل کیا جا سکتا ہے تو یہ آیۃ اپنا کیا مفہوم رکھے گی ام خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق۔ یعنی اگر کسی سائنسی طریق سے ایک دھات کو دوسری دھات میں تبدیل کیا جا سکتا ہو تو گویا یہ آیت اپنے مفہوم سے پھرتی پڑے گی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی چڑیوں کی پیدائش کی نفی اسی آیت سے کی ہے۔"

جس آیت کا حوالہ دیا گیا ہے وہ پوری آیت اس طرح ہے۔ ام جعلوا للہ شرکاء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم۔ قل اللہ خالق کل شیئ وھو الواحد القھار۔

(الرعد ع)

یعنی کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے شریک تجویز کئے ہیں جنہوں نے اس کی طرح (کچھ) مخلوق پیدا کی ہے جس کی وجہ سے اس کی اور دوسروں کی مخلوق ان کیلئے مشتبہ ہو گئی ہے۔ تُو ان سے کہہ کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے اور وہ کامل (طور پر) یکتا (اور ہر ایک چیز پر) کامل اقتدار رکھنے والا ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی جس خلق کا ذکر ہے وہ عدم سے وجود میں لانا ہے اسی لئے تو فرمایا قل اللہ خالق کل شیئ وھو الواحد القھار۔ اگر پیدا شدہ مادہ میں تبدیلی حقیقی خلق کے مفہوم میں شامل ہوتی تو خالق کل شیئ نہ فرماتا۔ پھر الواحد القھار کی صفات اس امر کو ممتنع قرار دیتی ہیں کہ حقیقی معنوں میں (یعنی نیست سے ہست کرنے میں) کوئی اور بھی خالق ہو سکتا ہے۔ اس الواحد کی صفت میں خلق کے اعتبار سے بھی الواحد ہونا مراد ہے۔ پھر ان کی طاقتیں محدود ہیں اور انہیں کامل اقتدار حاصل نہیں اس لئے بھی وہ خالق نہیں ہو سکتا۔ خلق کے لئے قہار ہونا ضروری ہے۔

آیۃ مذکورہ بالا میں بتلایا گیا ہے کہ جن وجودوں کو لوگ خدا تعالیٰ کا شریک قرار دیتے ہیں انہوں نے کسی چیز کو نیست سے ہست نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو اسے پیش کیا جائے تا کہ یہ دیکھا جا سکے کہ وہ کونسی چیزیں ہیں جو اب خدا کی خلق کی ہوئی چیزوں میں مل گئی ہیں۔

اپنے سوال کی مزید تشریح کرتے ہوئے سائل نے یہ بھی لکھا ہے "کہ خدا بھی سونے کا خالق ٹھہرے اور ایک دہریہ سائنسدان بھی سونا ہی بنانے میں کامیاب ہو جائے یعنی انسان بھی ایک طرح خالق ہی بن جائے اور پھر خدائی پیدائش اور انسانی خلقت میں کوئی فرق نہ رہے تو یہ شرک نہ ہُو تو اور کیا ہُوا۔"

اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ مادہ میں تصرف کر کے کسی چیز کو بنانے سے شرک لازم نہیں آتا۔ کوئی بڑھئی یا لوہار کو خدا کا شریک نہیں ٹھیراتا۔ آیۃ الذی لہ ملک السموٰت والارض ولم یتخذ ولداً ولم یکن لہ شریک فی الملک وخلق کل شیئ فقدرہ تقدیراً (الفرقان ع ۱) کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۳-۳۱۵ پر فرماتے ہیں:۔

"اب دیکھو خدا تعالیٰ صاف طور پر فرما رہا ہے کہ بجز میرے اور کوئی خالق نہیں بلکہ ایک دوسری آیت میں فرماتا ہے کہ تمام جہان مل کر ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتا۔۔۔۔ اگر یہ وسوسہ دل میں گذرے کہ پھر اللہ جلّ شانہ نے مسیح ابن مریم کی نسبت اس قصہ میں جہاں پرندے بنانے کا ذکر ہے تخلق کا لفظ کیوں استعمال کیا جس کے بظاہر یہ معنے ہیں کہ تو پیدا کرتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ حضرت عیسیٰ کو خالق قرار دینا بطور استعارہ ہے جیسا کہ اس دوسری آیت میں فرمایا فتبارك الله احسن الخالقين (المومنون ع ۱) بلاشبہ حقیقی اور سچا خالق خدا تعالیٰ ہے اور جو لوگ مٹی یا لکڑی کے (یعنی خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے مادہ۔ ناقل) کھلونے بناتے ہیں وہ بھی خالق ہیں مگر جھوٹے خالق ہیں جن کے فعل کی اصلیت کچھ بھی نہیں۔"

عبارت مندرجہ بالا سے بخوبی عیاں ہے کہ بنے بنائے مادہ کو کام میں لا کر کسی نئی چیز کی صنعت سے شرک لازم نہیں آتا کیونکہ یہ خلق حقیقی نہیں ہوتی۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عاجز کے بڑے لڑکے عزیز سلیم احمد صاحب ناصر بی۔ اے ایل ایل۔ بی وکیل کو ۸ مئی کو لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسکو خادم دین بنائے عمر میں برکت دے شمع احمدیت کا پروانہ بنائے۔ نومولود محترم چوہدری عبدالرزاق صاحب ملتان کا نواسہ ہے

خاکسار ظہور حسین سابق مبلغ روس و بخارا)

اُذکروا موتٰکم بالخیر

میری والدہ مرحومہ

(مکرم عبدالغفور صاحب رضا ۔ کوٹلی لوہاراں غربی ضلع سیالکوٹ)

میری والدہ محترمہ ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد کا نام ٹھیکیدار محمد شفیع صاحب تھا۔ جو نہایت مخلص احمدی تھے۔ انہوں نے والدہ محترمہ کی تربیت اس طرح سے کی کہ وہ خود بجا طور پر اس پہ فخر کرتے تھے۔ درحقیقت میرے نانا جان کے ہاتھوں سے احمدیت کا جو نقش والدہ مرحومہ کے دل پر ابھرا تھا وہ زندگی بھر درخشندہ اور تابندہ رہا۔ اور احمدیت کی صداقت کی روشنی بکھیرتا رہا۔ وفات کے وقت جب میرے نانا جان سے اماں جان کے مستقبل کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ خدا خود اس کی حفاظت کرے گا۔ اس فقرہ سے نانا جان کے توکل اور والدہ مرحومہ کے متعلق ان کے تاثرات واضح ہو جاتے ہیں۔

والدہ مرحومہ نے ۱۹۲۰ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور آخر تک شرائط بیعت کو حتی الامکان پوری طرح ادا کرنے کی سعی کرتی رہیں۔ میرے والد صاحب (اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے سروں پر سلامت رکھے) اعزبت کا شکار رہتے تھے۔ اہلِ حدیث کے مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ شادی کے بعد انہوں نے والدہ صاحبہ کے سابق اہلِ حدیث کے علماء کا بحث و مباحثہ کروایا۔ تاکہ ان کے خیالات بدل سکیں۔ مگر والدہ مرحومہ احمدیت پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ آخر والد صاحب نے مذہب کی بناء پر والدہ کی مخالفت ترک کر دی۔ اور آہستہ آہستہ احمدیت سے متاثر ہونے لگے۔

۱۹۳۵ء میں جب مجھے تحصیلِ علم کے لئے قادیان داخل کیا گیا تو اس پر والد صاحب کے تمام رشتہ داروں نے بہت مخالفت کی۔ انہوں نے طلاق دلوانے کی دھمکیاں بھی دیں۔ مگر والدہ صاحبہ نے برملا اعلان کر دیا کہ اگر تم مجھے احمدیت کی وجہ سے طلاق دلوانا چاہتے ہو تو بے شک دلوا لو۔ اگر تم میرے بچے مجھ سے دور کرنا چاہتے ہو تو کر لو۔ مگر میں احمدیت کو کسی صورت میں بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

اسی طرح میرے ایک بھائی کی وفات پر والد صاحب کے رشتہ داروں نے محض احمدیت کی وجہ سے میری والدہ کو بہت برا بھلا کہا۔ لیکن وہ چٹان کی طرح احمدیت پر قائم رہیں۔

والدہ صاحبہ مرحومہ شرافت، دیانت، حسنِ خلق، رشتہ داروں سے تعلقات کی استواری، بڑوں کی خدمت اور دیگر بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ ۱۹۴۴ء میں اپنی جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کر دی۔

۱۹۵۴ء میں والد صاحب اور والدہ صاحبہ کا حج پر جانے کا پروگرام تھا لیکن والدہ صاحبہ کی ناگہانی بیماری کی وجہ سے والد صاحب نے وہ پروگرام منسوخ کر دیا۔ مگر والدہ صاحبہ یہی کہتی رہیں کہ آپ کیوں ایک عظیم کارِ خیر سے محروم ہو رہے ہیں۔ ۱۹۵۷ء میں والدہ صاحبہ کویت چلی گئیں۔ اور وہاں سے ہی ۱۹۵۸ء میں انہوں نے والد صاحب کے ساتھ پہلا حج ادا فرمایا۔ دوسرا حج ۱۹۶۴ء میں میرے ساتھ کیا۔ ان کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ میں باوجود جوان ہونے کے بعض دفعہ تھک کر سستا لیتا تھا۔ مگر والدہ صاحبہ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود سابقہ کی روح کے ساتھ بڑے شوق سے تمام ارکانِ حج ادا فرماتی رہیں۔

والدہ صاحبہ کی عمرِ عزیز کا آخری جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء میں تھا۔ اس جلسہ پر وہ صبح ہی جلسہ گاہ میں تشریف لے جاتی رہیں۔ اور پورا جلسہ نہایت دلجمعی اور انہماک سے سنتی رہیں۔ اگر کوئی انہیں کہتا کہ ذرا ٹھہر کر جلسہ پر تشریف لے جائیں۔ تو وہ فرماتیں۔ ہم تو آئے ہی جلسہ سننے ہیں۔ جلسہ کے بعد وہ مجھ سے ٹیپ ریکارڈ لے کر تقریریں اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو سناتی رہیں۔

قرآن مجید سے ان کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مرض الموت میں بھی وہ ہسپتال میں لبنانی نرسوں سے قرآن شریف سننے کی فرمائش کرتی رہیں۔

الغرض اماں جان کی زندگی ایک مومنانہ زندگی تھی۔ وہ ۲ر دسمبر ۶۴ء کو کویت میں وفات پا گئیں اور وہیں دفن کی گئیں۔ چونکہ موصی تھیں اس لئے ان کا یادگاری کتبہ مقبرہ بہشتی قادیان میں نصب ہے۔

خدا تعالیٰ نے ان کو احمدیت کے لئے عزم مستحکم اور آہنی استقلال بخشا تھا۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ میری والدہ صاحبہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مرحوم

(از مکرم مصلح الدین صاحب خادم ایم۔ اے قائد خدام الاحمدیہ مشرقی پاکستان چٹاگانگ)

چٹاگانگ کی جماعت احمدیہ کے ایک مخلص رکن مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مورخہ ۲۵ر فروری ۱۹۶۵ء کو اچانک دس بج کر دس منٹ صبح حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس غیر متوقع اور اچانک خبر سے جماعت احمدیہ شہر میں غم و اندوہ کی ایک لہر دوڑ گئی۔ مرحوم نہ ہی بیمار تھے اور نہ ہی اس عارضہ میں کبھی مبتلا ہوئے تھے۔ جوں جوں یہ خبر پھیلتی گئی۔ احباب اکٹھے ہونے شروع ہوئے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ سارا شہر امنڈ آیا ہے۔ یہ امر آپ کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی کو ظاہر کر رہا تھا۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے احمدیت کے فدائی اور جماعت کے ایک سرگرم رکن تھے۔ آپ مرحوم درد صاحب رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ لدھیانہ میں ۱۸ر مئی ۱۹۱۳ء کو پیدا ہوئے اور گورنمنٹ کالج لدھیانہ میں تعلیم پائی۔ علی گڑھ کالج سے بی۔ اے کیا۔ آپ ہاکی کے بہترین کھلاڑی تھے۔ اپنے کالج کی ٹیم کے کپتان بھی رہے۔ اور کئی انعامات حاصل کئے۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ قادیان میں گذارا اور وہاں کی تعلیم و تربیت سے بھی مستفیض ہوئے۔

مرحوم سعدی صاحب قریباً عرصہ سترہ سال سے بغرض ملازمت چٹاگانگ میں مقیم تھے۔ آپ نہایت خوش اخلاق انسان تھے۔ آپ کا حلقہ اثر بہت وسیع تھا۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ شروع شروع میں چٹاگانگ میں جماعت کی تنظیم آپ کی تحریک اور کوششوں سے ہوئی۔ مسجد احمدیہ کی تعمیر میں بھی آپ کا خاص حصہ تھا۔ مسجد کی تعمیر اور اس کی صفائی میں جو وقارِ عمل ہوتے تھے ان میں آپ بخوشی شامل ہوتے اور نوجوانوں کو راہنمائی فرماتے۔

وفات سے چند سال قبل آپ ملازمت سے فارغ ہو گئے تھے اور کافی عرصہ بے روزگار رہے لیکن کبھی دل پر ملال نہ لائے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف اور جھکے۔ غیرت اور خودداری کی یہ حد تھی کہ باوجود دوسروں پر اس قدر احسانات کے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاتے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنا کاروبار شروع کیا۔ چٹاگانگ کو چھوڑنا گوارہ نہ کیا۔ اور یہاں ہمیشہ قیام فرمانے کا ارادہ تھا۔ اس عرصہ میں آپ کو جماعتی کاموں میں اور بھی زیادہ حصہ لینے کا موقعہ ملا۔ اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔ خاص طور پر گذشتہ رمضان المبارک میں آپ احباب جماعت کو ایک حدیث روزانہ سنایا کرتے تھے۔ اس کی عربی عبارت بمعہ ترجمہ اور اس کے بعد تشریح بھی فرماتے اور اس کو زبانی یاد کرنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ آپ جماعت کے بچوں کی تربیت میں خاص دلچسپی لیتے تھے۔ وفات تک التزام کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز کی ادائیگی فرماتے رہے اور اس کے ساتھ اپنے بچوں کو بھی نماز باجماعت کی طرف توجہ دلاتے تھے۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے انہیں خود بھی اور چند دیگر احباب کو اس قسم کی خوابیں آئی تھیں۔ جن میں اس طرف اشارہ تھا۔ لیکن ان کی صحت اور زندہ دلی کو دیکھتے ہوئے اس طرف دھیان نہ گیا۔ بلکہ اور تعبیر کرتے رہے۔ لیکن مولا کی مرضی کے سامنے کس کی چلتی ہے۔ اور اپنے کاموں کو وہ خود ہی جانتا ہے۔

آپ بہت خلیق اور مہمان نواز تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ ان کی سرشت میں تھا۔ اور اس سے نہ کبھی تھکتے۔ جب بھی موقعہ ملتا۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھاتے۔ ملک کی تقسیم کے بعد بہت لوگوں نے آپ سے فائدے اٹھائے اور فارغ البال ہوئے۔ اور اس امر کے وہ معترف ہیں۔ لیکن آپ کی یہ خدمات بالکل بے لوث تھیں۔ آپ کی گفتگو نہایت شگفتہ اور دل کو موہ لینے والی تھی۔ معمولی معمولی باتوں کو نہایت دلچسپ انداز میں بیان کرتے۔ مرکز سے جب بھی معزز مہمان آتے ان کی خدمت کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے تھے۔ اور سب پر سبقت لے جاتے تھے۔

مرحوم سعدی صاحب یہاں کی LION — سلہٹ اور رائفل کلب کے ایک سرگرم رکن بھی تھے۔ اور کئی سال تک اعلیٰ عہدوں پر مامور رہے۔ اور متعدد انعامات حاصل کئے۔ چٹاگانگ میں ۱۹۶۰ء میں جو قیامت خیز سیلاب آیا تھا اس میں کلب کی طرف سے آپ نے خدمت خلق کے وہ عظیم کارنامے سرانجام دیئے کہ آپ کی شہرت میں اور بھی اضافہ ہوا۔ یہاں کے اعلیٰ حکام بھی آپ کو عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ان کی خدمات کی تعریف اس وقت کے گورنر جناب جنرل اعظم نے بہت کی اور انہیں بہت سراہا۔

چند مجبوریوں کی وجہ سے پہلے فیصلہ ہوا۔ کہ انہیں سردست یہیں امانتاً دفن کیا جائے اور اس کے تمام انتظامات بھی مکمل ہو گئے تھے۔ صرف نعش دفن کرنا رہ گئی تھی۔ کہ یکدم اللہ تعالیٰ نے حالات بدل دیئے۔ اور مغرب کے وقت جبکہ نعش قبرستان لے جانے کو تیار تھی ربوہ جانے کا فیصلہ ہوا۔ اس وقت نہ ٹکٹوں کا انتظام تھا اور نہ لاہور سے نعش ربوہ لے جانے کا انتظام۔ ڈاکخانہ والوں نے ہڑتال کر رکھی تھی۔ اطلاع کے تمام ذرائع مسدود تھے۔ عجیب بیکسی کا عالم تھا۔ لیکن جس طرح سے مشکلات آئیں اور خود بخود مٹتی چلی گئیں اسے عقل دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ اور تمام مرحلے طے کرتا ہوا۔ یہ اللہ کا پیارا بندہ اپنی مخصوص جگہ پر جا پہنچا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان اور دیگر رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دُعائیہ فہرست ۲۹ رمضان المبارک

(قسط نمبر ۲)

تحریک جدید کا چندہ برائے ۳۲ ½ امسال ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کرنیوالے مجاہدین کے اسماء گرامی جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور دُعا کے لئے پیش کئے گئے تھے۔ ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل)

نام	رقم
ملّی بنت عمر فاروق ووالدہ صاحبہ عمر فاروق ایبٹ آباد	روپے ۲۲ — ۰۰
صغیر احمد صاحب طالب علم ”	۱۰ — ۰۰ ”
محمد یوسف ڈرائیور معہ اہلیہ ووالدہ صاحبہ ”	۴۲ — ۰۰ ”
خواجہ عبد العزیز صاحب ڈار معہ اہلیہ ”	۶۰ — ۰۰ ”
شیخ خالد مقصود احمد صاحب ”	۱۰ — ۰۰ ”
غلام سرور خاں صاحب بالاکوٹ	۲۰ — ۰۰ ”
سعید احمد خاں صاحب ”	۱۰ — ۰۰ ”
محمد زمان صاحب روڈ انسپکٹر ”	۱۵ — ۰۰ ”
عمر فاروق صاحب کمپونڈر ”	۱۰ — ۰۰ ”
عبد الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ داتہ	۱۳ — ۰۰ ”
چوہدری غلام حسین صاحب حویلیاں	۲۲۰ — ۰۰ ”
اہلیہ صاحبہ جمعدار نعمت اللہ صاحب مانسہرہ	۱۱ — ۰۰ ”
عبد العزیز صاحب جہانگیری ”	۲۴ — ۰۰ ”
محمد طفیل صاحب منیر معہ اہلیہ صاحبہ ”	۱۶ — ۰۰ ”
شیخ مشتاق احمد صاحب ”	۱۰ — ۰۰ ”
میاں سمیع الدین صاحب ”	۱۱ — ۵۰ ”
میجر انوار احمد صاحب معہ اہلیہ ”	۱۲۰ — ۰۰ ”
میاں عبد الحی صاحب ”	۵۰ — ۰۰ ”
والدہ مرحومہ چوہدری بشارت احمد صاحب ایم اے ۔ کوہاٹ	۴۱ — ۰۰ ”
لجنہ اماء اللہ ۔ ”	۴۵ — ۰۰ ”
نوابزادہ محمد امین صاحب معہ حضرت نبی کریمؐ وحضرت مسیح موعودؑ و لواحقین ودختر صاحبہ بنوں	۲۰۹ — ۰۰ ”
مرزا سردار محمد صاحب ”	۴۵ — ۰۰ ”
مستری دوست محمد صاحب معہ بچگان ۔ بنوں	۶۶ — ۰۰ ”
محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح معہ اہلیہ صاحبہ بنوں	۳۱ — ۰۰ ”
مولوی عبد العزیز صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۰ — ۰۰ ”
خان خلیل احمد خاں صاحب انجنیئر ”	۷۲ — ۰۰ ”
” ” منجانب اہلیہ صاحبہ ”	۲۳۰ — ۰۰ ”
” ” بزرگان سلف ”	۲۳۰ — ۰۰ ”
عبد السمیع صاحب حلقہ جنوبی پشاور	۱۰ — ۰۰ ”
غلام رسول صاحب صدیقی منجانب حضور نبی کریمؐ ووالد مرحوم پشاور	۲۷ — ۰۰ ”
میاں عبد الرشید صاحب ”	۱۰۵ — ۰۰ ”
مرزا عبد الرشید صاحب ”	۵۳ — ۰۰ ”
شیخ احمد اسلم معہ اہلیہ پشاور چھاؤنی	۳۰ — ۰۰ ”
مختار احمد صاحب بٹ ”	۱۰ — ۰۰ ”
ناصر احمد صاحب سول کوارٹرز ”	۳۷ — ۵۶ ”
شیخ منیر احمد صاحب معہ اہلیہ ودختر ڈپسر پشاور چھاؤنی	روپے ۳۰ — ۰۰
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف منڈی کوتل حلقہ صدر ۔ معہ اہلیہ صاحبہ پشاور	۳۷۵ — ۰۰ ”
محمد حسین صاحب کانز ریڈیو ”	۱۰ — ۰۰ ”
قانتہ بیگم صاحبہ ”	۵۲ — ۰۰ ”
حاجی بختیار احمد صاحب ”	۲۰۰ — ۰۰ ”
محمد الدین صاحب سقہ ”	۱۰ — ۰۰ ”
محمد عباس خاں صاحب ”	۱۵ — ۰۰ ”
مولوی احمد حسین صاحب حلقہ یونیورسٹی	۴۱ — ۰۰ ”
چوہدری محمد انور صاحب ”	۱۵ — ۰۰ ”
حکیم فضل محمد صاحب ہشتی پشاور	۱۲۰ — ۰۰ ”
” منجانب اہلیہ صاحبہ، والدہ صاحبہ ۔ بچگان ۔ بیٹی ۔ پشاور	۴۴ — ۳۷ ”
فقیر محمد صاحب خلیل مرکز ایجینسی پایاں	۱۶ — ۰۰ ”
اکبر شاہ صاحب ” ”	۱۱ — ۰۰ ”
غلام احمد صاحب بٹ رسالپور چھاؤنی	۱۳ — ۵۰ ”
ملک مبارک احمد صاحب ارشاد منجانب حضرت نبی کریمؐ وحضرت مسیح موعودؑ ۔ رسالپور	۲۰ — ۳۱ ”
” منجانب والد ملک عطا محمد معہ والدہ مرحومہ عنایت بیگم ۔ رسالپور	۲۰ — ۱۲ ”
” ” ناصر احمد مرحوم و منیر احمد صاحب ”	۲۰ — ۱۲ ”
” ” حنیف احمد و قاضی عزیز الدین مرحوم ”	۲۰ — ۱۲ ”
” ” جمشید احمد ۔ مجید احمد صاحب ودختر مبارکہ سلطانہ ۔ رسالپور	۳۰ — ۱۸ ”
نذیر احمد صاحب ساجد معہ اہلیہ ۔ والدین ودادی صاحبہ ۔ رسالپور	۷۱ — ۰۰ ”
عبد المجید صاحب پی ۔ ٹی ۔ سی ۔ رسالپور	۵۳ — ۶۲ ”
محمد اسلم صاحب معہ اہلیہ وپسر محمد خالد رسالپور	۳۳ — ۰۰ ”
مرزا غلام حیدر صاحب وکیل معہ اہلیہ نوشہرہ چھاؤنی	۱۹۶ — ۰۰ ”
ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب ”	۵۰۰ — ۰۰ ”
محمد رشید صاحب ارشد ”	۱۱ — ۰۰ ”
احمد خاں صاحب حوالدار	۱۰ — ۰۰ ”
فضل الٰہی صاحب رسالپور چھاؤنی	۱۰ — ۰۰ ”
مرزا عبد الرحیم صاحب ”	۸۰ — ۰۰ ”
اہلیہ صاحبہ وہمشیرہ صاحبہ ایاز صاحب کھاریاں	۱۲ — ۵۰ ”
اہلیہ صاحبہ خداداد صاحب معہ دختر کھاریاں	۱۲ — ۰۰ ”
حسنہ بیگم بنت سید احمد شاہ صاحب ”	۲۰ — ۰۰ ”

(باقی)

مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصّہ لینے والی خواتین

اللہ تعالےٰ نے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے کم از کم تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصّہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

۸۰ ۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ .. — ۱۰۰۰ روپے

۸۱ ۔ ” ” منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ بیگم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ .. — ۳۰۰ ”

۸۲ ۔ ایک مخلص بہن جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتیں ۔ .. — ۵۰۰ ”

۸۳ ۔ محترمہ والدہ شاہنواز صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور .. — ۳۰۰ ”

۸۴ ۔ ” بیگم صاحبہ بشیر احمد صاحب منجانب والدین ” .. — ۳۰۰ ”

۸۵ ۔ ” طاہرہ امتیاز صاحبہ ” .. — ۳۰۰ ”

۸۶ ۔ ” ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم ایم اے خورشید کراچی .. — ۴۰۰ ”

۸۷ ۔ ” بیگم صاحبہ عبد الرحیم صاحب ” .. — ۳۰۰ ”

۸۸ ۔ ” کوثر بیگم اسحاق صاحبہ ” .. — ۳۰۰ ”

۸۹ ۔ ” بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب پشاور .. — ۳۰۰ ”

۹۰ ۔ ” امۃ الرفیق بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہری ربوہ .. — ۳۰۰ ”

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور کا دوسرا اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر انتظام اطفال الاحمدیہ کا دوسرا اجتماع برائے مجالس شاہدرہ ۔ ہانڈو گوجر ۔ باٹا پور ۔ گنج مغلپورہ ۔ جاہمن ۔ آصل گرو کے ۔ اور ہڈیارہ ۔ بروز اتوار مورخہ ۱۶/۵/۶۵ صبح آٹھ بجے موضع ہانڈو گوجر میں ہوگا ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۔ مرکزی نمائندہ کی شمولیت بھی متوقع ہے ۔ علاوہ ازیں نگران حلقہ جات ضلع لاہور کا ایک ضروری اجلاس بھی اُس دن ایک بجے ہوگا ۔

قائدین مجالس سے التماس ہے ۔ کہ اپنے سو فی صد اطفال کو اس اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش فرماویں ۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام مجلس ہانڈو گوجر کی طرف سے ہوگا ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

۲۸ مئی — اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

۲۸ مئی کا دن جماعت احمدیہ کے لئے نہایت اہم ہے ۔ اس دن احمدی بچوں کا مرکزی امتحانات (ستارہ اطفال ۔ ہلالِ اطفال ۔ قمرِ اطفال اور بدرِ اطفال) میں شامل ہونا ضروری ہے ۔

والدین اور عہدیداران سے اس دن کو کامیاب بنانے کی درخواست ہے ۔ ہر امتحان کے لئے جتنے پرچوں کی ضرورت ہو ان کی تعداد سے فوراً مطلع فرمائیں ۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۲ رمئی پاکستان کے ایک سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ اگر بھارتی حکومت نے مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان سفر کرنے والے پاکستانی فوجی طیاروں کو بھارت پر سے پرواز کی اجازت نہ دی تو پاکستان بھی بھارتی طیاروں کی پرواز کے خلاف اسی قسم کے اقدامات پر غور کرے گا۔ ترجمان بھارتی وزیر دفاع مسٹر چوہان کے اس بیان پر تبصرہ کر رہا تھا جو انہوں نے کل لوک سبھا میں دیا ہے اس بیان میں مسٹر چوہان نے کہا تھا کہ بھارت اب پاکستان کے فوجی طیاروں کو بھارت پر سے گزرنے کی اجازت نہیں دے گا ترجمان نے کہا کہ اس سلسلے میں پاکستان اور بھارت کے درمیان دو طرفہ معاہدہ ہوا ہے اور اس کے تحت دونوں ملک ایک دوسرے کے فوجی طیاروں کو مساوی سہولتیں فراہم کرتے ہیں اگر بھارت نے پاکستانی طیاروں کو سہولتیں دینے سے انکار کیا تو پاکستان اس قسم کے اقدامات کرنے پر مجبور ہو جائے گا سرکاری ترجمان نے مسٹر چوہان کے اس الزام کی تردید کی کہ گزشتہ دنوں پاکستان کا جو طیارہ دہلی میں روکا گیا تھا اس میں فوجی طیاروں کے فاضل پرزے موجود تھے۔ ترجمان نے کہا کہ اس طیارے میں صرف ڈاک تھی معاہدہ کے تحت اسے دہلی میں روکنا نہیں چاہیئے تھا بلکہ اسے ڈھاکہ جانے کی اجازت مل جانی چاہیئے تھی لیکن بھارتی حکام نے بلاوجہ اسے واپس کراچی بھیج دیا۔ اور اس کے عملے کو ہراساں کیا گیا۔

انقرہ ۱۲ رمئی۔ صدر نکرومہ نے صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری سے اپیل کی کہ وہ رن کچھ کا جھگڑا بات چیت کے ذریعہ طے کرلیں اور جنگ کی نوبت نہ آنے دیں۔ افریشیائی اتحاد کی کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے رن کچھ کے تنازعہ پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ افریشیائی ممالک کو چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے سے الجھنے سے گریز کریں۔ اور متنازعہ امور کو مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کے طریقہ پر عمل کریں۔

صدر نکرومہ نے اس توقع کا اظہار کیا کہ صدر ایوب اور مسٹر شاستری دونوں ہر ممکن کوشش کریں گے اور رن کچھ کے تنازعہ کو پر امن بات چیت کے ذریعہ حل کریں گے۔

○ کراچی ۱۲ رمئی۔ افریشیائی ملکوں کے جذبات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے بھارت امریکہ اور برطانیہ سے بحر ہند کے بعض بے آباد جزائر میں مغربی ممالک کے فوجی اڈے قائم کرنے کے متعلق بات چیت کر رہا ہے اس غرض کے لئے امریکہ اور برطانیہ نے موزوں جگہ کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے اور چند مقامات منتخب کئے ہیں اس منصوبے پر اندازاً تین کروڑ ڈالر صرف آئیں گے۔

بھارت کے ممتاز روزنامہ ٹائمز آف انڈیا کے بمبئی کے ایڈیشن کی ایک رپورٹ کے مطابق بحر ہند کے جزائر میں مغربی ملکوں کے فوجی اڈے قائم کرنے کا خیال بہت پرانا ہے لیکن بھارت اور چین میں سرحدی جھڑپ انڈونیشیا اور ملائشیا کے جھگڑے اور جنوب مشرقی ایشیا میں کشیدگی کی وجہ سے یہ خیال بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔

روزنامہ نے واشنگٹن میں اپنے نمائندہ ایچ دیرو کے حوالے سے جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ بحر ہند میں فوجی اڈے قائم کرنے کا منصوبہ دراصل برطانیہ کی کنزرویٹو حکومت نے تیار کیا تھا۔ جس کو لیبر پارٹی نے جوش و خروش سے اختیار کر لیا ہے کیونکہ یہ منصوبہ لیبر پارٹی کی پالیسی کے مطابق ہے لیبر پارٹی اس منصوبہ پر جلد از جلد اس وجہ سے عمل کرنا چاہتی ہے کہ برطانیہ کو خطرہ ہے کہ اسے کو ایک دن عدن سے نکلنا پڑے گا۔

امریکہ اور برطانیہ نے فوجی اڈے قائم کرنے کے لئے جن مقامات کا انتخاب کیا ہے ان میں سب سے اہم مقام ڈیگو گارشیا ہے جو بھارت سے ایک ہزار میل دور جنوب کی طرف واقع ہے یہ ایک بے آباد جزیرہ ہے جہاں ناریل کے بیشمار درخت ہیں۔ ہر سال یہاں سے بھارت کا ایک ٹھیکیدار ناریل کاٹ کے لے جاتا ہے مغربی ممالک اگر اس جزیرہ میں فوجی اڈہ قائم کریں گے تو اس ٹھیکیدار کو معاوضہ دینا پڑے گا۔ ان اڈوں سے افریقہ اور ایشیا کے ممالک کی آزادی اور سلامتی بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔

○ کراچی ۱۲ رمئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پاکستان کے سول ملٹری اور پولیس کے اعزازات کی سینیارٹی حسب ذیل ہو گی۔

نشان حیدر۔ نشان پاکستان۔ نشان جرأت۔ نشان امتیاز۔ نشان قائد اعظم نشان خدمت۔

ہلال پاکستان۔ ہلال جرأت۔ ہلال شجاعت۔ ہلال امتیاز۔ ہلال قائد اعظم ہلال خدمت۔

ستارۂ پاکستان۔ ستارۂ جرأت ستارۂ شجاعت۔ ستارۂ امتیاز۔ ستارۂ قائد اعظم۔ ستارۂ خدمت۔ ستارۂ بسالت تمغۂ پاکستان۔ تمغۂ جرأت۔ تمغۂ شجاعت۔ تمغۂ امتیاز۔ تمغۂ قائد اعظم تمغۂ بسالت۔

قائد اعظم پولیس میڈل برائے بہادری۔ پاکستان پولیس میڈل برائے بہادری، تمغۂ بہادری، تمغۂ خدمت، (سول) تمغۂ خدمت (فوجی) درجہ اوّل تمغۂ خدمت (فوجی) درجہ دوم تمغۂ دوم، تمغۂ خدمت (فوجی) درجہ سوم، قائد اعظم پولیس میڈل برائے نمایاں خدمات پاکستان پولیس میڈل برائے نمایاں خدمات پاکستان پولیس میڈل برائے نمایاں خدمت تمغۂ دفاع۔ پاکستان آزادی میڈل۔ یوم جمہوریہ کا تفریحی تمغہ۔

○ راولپنڈی ۱۲ رمئی۔ مرکزی وزیر تعلیم قاضی انوار الحق نے کل یہاں کہا کہ تیسرے پنج سالہ منصوبہ میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کو سب سے اہمیت حاصل ہونی چاہیئے تا کہ اس خلائی دور میں پاکستان کسی سے پیچھے نہ رہے۔

○ انقرہ ۱۲ رمئی۔ وسطی معاہدے کی تنظیم سنیٹو کے طیارے اور سپاہی ایک زبردست مشق کی تیاری کر رہے ہیں جو ۱۴ سے ۲۷ رمئی تک منعقد ہو گی اس مشق میں دشمن کے مصنوعی حملوں کے خلاف تنظیم کے دفاع کی آزمائش کی جائے گی اس مشق میں ایران ترکی برطانیہ اور امریکہ کے ۱۰۰ طیارے اور ہزاروں افراد حصہ لیں گے

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیز سید سلیم احمد ابن حضرت قاضی فضل الٰہی صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ کی تقریب نکاح بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۱۶ راپریل ۱۹۶۵ء عید نور راولپنڈی میں عمل میں آئی فالحمد للہ۔ مبلغ ساڑھے تین ہزار روپے مہر پر یہ نکاح محترم سید گلزار احمد صاحب مرحوم آف انبالہ حال راولپنڈی کی صاحبزادی سیدہ امۃ الرقیب صاحبہ کے ساتھ قرار پایا ہے۔ خطبہ نکاح مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ مقیم راولپنڈی نے پڑھا۔

سب بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت فرمائے۔ آمین

(رشیدہ بیگم والدہ سلیم احمد از گوجرانوالہ)

تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں حصہ لینے والوں کے لئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی والے مخلصین کے اسماء گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جزاھم اللہ احسن الجزاء"

جملہ احباب جماعت احمدیہ تعمیر مسجد احمدیہ زیورک کے صدقہ جاریہ میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی اور اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔ نیز اپنے محسن آقا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خاص دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اپنے اندر خاموشی اور استقلال کے ساتھ کام کرنے کی روح پیدا کرو

اپنے مقصد کو ہر وقت سامنے رکھو اور اس کے حصول کیلئے ہمیشہ تیاری میں مصروف رہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خدمت دین اور اس کے طریق کار کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ دین کا کام ایک عمارت کے مشابہ ہے جس میں تمام ضروریات کے پیش نظر کام کرنا پڑتا ہے اس میں دروازے۔ شیشے کھڑکیاں۔ روشندان اور پاخانے غرض ہر قسم کی ضروریات کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔ اگر یہ چیزیں اس میں نہ ہوں تو وہ مکمل عمارت نہیں کہلا سکتی۔ اور اس عمارت کو تیار کرنے کے لئے مختلف آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے کوئی انجینئر ہوتا ہے۔ کوئی مستری ہوتا ہے کوئی مزدور ہوتا ہے۔ اگر سو دو سو انجینئر ہوں لیکن مستری کوئی نہ ہو تو کبھی کام نہیں چل سکتا۔ اگر انجینئر اور مستری تو ہوں لیکن مزدور نہ ہوں تو بھی کام نہیں چل سکتا۔ پس یہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر ہر آدمی یہ کوشش کرے کہ وہی سردار ہو تو تم خود ہی بتاؤ کہ کیا وہ نظام چل سکتا ہے پس ہمارے ہاں بھی مختلف قسم کے کام ہیں اور ان کے لئے مختلف قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے جو آتا ہے اسے سوچ سمجھ کر آنا چاہیئے اور جب وہ اپنے آپ کو پیش کر دے تو پھر اس کے سپرد جو بھی کام کیا جائے اسے خوبی اور محنت کے ساتھ سر انجام دینا چاہیئے۔

ایک اور کمزوری جو بعض لوگوں میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ نوجوان جب زندگیاں وقف کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ماں باپ انہیں کہتے ہیں کہ اس طرح تم سلسلہ پر بار ہو گے۔ بہتر ہے کہ تم ملازمت کرو اور چندہ دے کر سلسلہ کی خدمت کرو۔ ہمارے نزدیک یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان ان کے دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ کیا دین کے سارے کام چندہ سے چل سکتے ہیں۔ اگر دین کے سارے کام چندہ سے چل سکتے تو صحابہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چندہ بھیج دیتے اور سمجھ لیتے کہ جو کام ہمارے ذمہ تھا وہ ادا ہو گیا ہے ہمیں جہاد میں جانیں دینے اور لڑائیاں کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ بعض اچھے سمجھدار اور عقلمند انسان بھی اس خیال کو اپنے دل میں جگہ دیئے ہوئے ہیں۔ ہماری جماعت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بغیر زندگیوں کی قربانی کے کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ ہمیشہ جو قوم ترقی کی طرف قدم اٹھاتی ہے اس کے ایک حصہ کو جانی قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں صرف نعرے لگانے والے چاہے لاکھ دو لاکھ ہوں یا کروڑ دو کروڑ ہوں گے ان سے قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ نعرے لگانے اور زبانی جمع خرچ کرنے کا رواج ہمارے ملک میں ہی ہے غیر ممالک میں ہمیں یہ چیز نظر نہیں آتی۔ وہاں لوگ نہایت خاموشی اور استقلال کے ساتھ کام کرتے چلے جاتے ہیں اور اسی وقت پتہ چلتا ہے جب وہ کسی کام کو ختم کر لیتے ہیں

پس ہماری جماعت کو زیادہ باتیں کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے اور اپنے اندر خاموشی اور استقلال کے ساتھ کام کرنے کی روح پیدا کرنی چاہیئے اور اپنے مقصد کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیئے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیشہ تیاری میں مصروف رہنا چاہیئے۔"

(الفضل ۲ر اگست ۱۹۶۵ء)

مربی صاحبان متوجہ ہوں

"سال ۶۵-۱۹۶۴ء کی سالانہ رپورٹ کارگزاری مورخہ ۲۵ر مئی ۱۹۶۵ء تک نظارت اصلاح وارشاد میں پہنچنی ضروری ہے۔ مربی صاحبان مقررہ تاریخ تک اپنی رپورٹیں بھجوا دیں

(ناظر اصلاح وارشاد)

میری علالت اور شکریہ احباب

(حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

بعد از سلام میں ان تمام احباب کرام کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے میری علالت اور قیام کراچی کے دوران اپنے خلوص و ہمدردی کا اظہار تاروں خطوط اور فون کے ذریعہ کیا۔ اور اپنی قیمتی دعاؤں سے نوازا

یہ تاریں اور خطوط اس قدر زیادہ ہیں کہ میں ان کا جواب فی الحال انفرادی طور پر نہیں دے سکتی۔ کیونکہ ابھی تک پوری طرح مجھے آرام نہیں آیا۔ ابھی تو بیٹھنا میرے لئے سخت مشکل ہے۔ البتہ کچھ چل پھر سکتی ہوں مگر وہ بھی بہت تکلیف سے۔ انشاء اللہ صحت ہونے پر میں کوشش کروں گی کہ سب کا انفرادی طور پر بذریعہ خطوط شکریہ ادا کروں۔

کراچی کی تمام جماعت کا بھی خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے علاوہ دعاؤں کے ہسپتال اور پھر گھر آکر جوق در جوق میری بیمار پرسی کی۔ اور میرا خیال رکھا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو بہترین جزا دے اور بے شمار فضلوں اور رحموں کے دروازے ان پر کھولے۔ آمین۔

میں تمام احباب کرام سے پھر مزید دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ وہ میرے لئے متواتر یہ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ اس علاج کا نتیجہ بہتر دکھائے اور مجھے توفیق دے کہ میں حضور اور سلسلہ کی خدمت زیادہ سے زیادہ کر سکوں۔ جزاکم اللہ فی الدارین خیرا۔

مہر آپا
۱۲ر مئی ۱۹۶۵ء

فوری ضرورت

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

فضل عمر ہسپتال کے لئے مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے امیدواران کی فوری ضرورت ہے

۱۔ ڈاکٹر جو میڈیکل گریجویٹ ہو

گریڈ:۔ ۳۰۰-۲۰-۵۰۰/۲۵-۶۷۵/۲۵-۸۵۰

کرایہ مکان۔ ۲۵ روپے ماہوار

۲۔ لیڈی ڈاکٹر میڈیکل گریجویٹ

گریڈ:۔ ۳۰۰-۲۰-۵۰۰/۲۵-۶۷۵/۲۵-۸۵۰

کرایہ مکان ۲۵ روپے ماہوار

نان پریکٹس الاؤنس -/۱۵۰ روپے ماہانہ

مندرجہ بالا گریڈ گورنمنٹ کے کلاس سیکنڈ (کلاس II) افسران کے گریڈ زیر نظر ثانی سے پہلے کے صدر انجمن کی طرف سے منظور شدہ گریڈ ہیں۔ اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ کو لکھا ہوا ہے کہ موجودہ گریڈ زیر نظر ثانی کر کے کلاس II کے برابر کئے جائیں۔ امید ہے کہ صدر انجمن احمدیہ اس کی منظوری دے دیوے گی انشاء اللہ۔ خاکسار امید رکھتا ہے کہ جماعت کے مخلص احمدی ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر جو سلسلہ کا درد رکھتے ہیں وہ مرکزی ہسپتال میں کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گے۔

خاکسار مرزا منور احمد

چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

تعلیم القرآن کلاس کے متعلق یاددہانی

"تعلیم القرآن کلاس" (جو یکم جولائی سے ۳۱ر جولائی تک ربوہ میں جاری کی جائے گی) کے متعلق الفضل میں اعلان شائع ہو چکا ہے۔ کئی دوستوں نے اس میں شمولیت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں۔ وہ تمام دوست جو اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں مقامی صدر صاحب یا امیر صاحب کے توسط سے جلد از جلد درخواستیں بھجوا دیں۔ کلاس شروع ہونے سے ایک ہفتہ قبل منظور شدہ احباب کے نام الفضل میں شائع کر دیئے جائیں گے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)